REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
خطبہ نمبر ۳۲
ربوہ

یوم چہارشنبہ
۲۲ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲ /

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۲ فتح ۱۳۳۸ ہش ۲۳ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۲ دسمبر بوقت سوا دس بجے صبح۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی، رات نیند بھی اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

صدر مملکت مغربی پاکستان کا تاریخی دورہ مکمل کرنے کے بعد راولپنڈی واپس پہنچ گئے

"یہ دورہ میری زندگی کا سب سے بڑا تجربہ تھا" (صدر) ——— عوام کے پُرجوش خیر مقدم پر اظہار تشکر

راولپنڈی ۲۲ دسمبر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل مغربی پاکستان کے ساٹھ روزہ تاریخی دورے کے اختتام پر توقع ظاہر کی ہے کہ عوام بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں "اچھے" آدمیوں کو اپنی نمائندگی کے لئے منتخب کریں گے اور اس کے بعد ملک کی تعمیرِ نو کا کام پورے زور شور سے شروع ہو جائے گا۔ صدر نے کل اپنے دورے کی آخری منزل یعنی پشاور سے راولپنڈی واپس پہنچنے کے بعد قوم کے نام ایک پیغام میں اپنے پُرجوش خیر مقدم کے لئے لوگوں کا شکریہ ادا کی۔ اور کہا میرے لئے اس سے بڑا تجربہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ میں اپنے آپ کو انہی لوگوں میں سے محسوس کروں، جن کے لئے میں کام کرتا ہوں۔ اور جن کے لئے زندہ ہوں۔

صدر نے اپنے پیغام میں کہا ہے "پاک جمہوریت نامی خاص ٹرین کے ذریعہ میں نے کراچی سے پشاور تک اپنا ساٹھ روزہ دورہ آج ہی ختم کیا ہے۔ میں اپنے ان لاکھوں ہم وطن مردوں، عورتوں اور بچوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن سے مجھے اس سفر کے دوران ملنے کا موقعہ ملا۔ ان کے درمیان پہنچکر مجھے جتنی مسرت ہوئی اور میں نے جو تاثر قبول کیا۔ اس کے اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ میرے لئے اس سے بڑا تجربہ اور کیا ہوسکتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو انہی لوگوں میں سے محسوس کروں جن کے لئے میں کام کرتا ہوں۔ اور (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

قیام فرمائیں گے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۲ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً اچھی رہی صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف دکن اور محمد کریم اللہ صاحب آف مدراس کی آمد

ربوہ ۲۲ دسمبر۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ حیدرآباد دکن اور . . . . محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ "آزاد نوجوان" مدراس مورخہ ۲۰ دسمبر کی شام سے ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ مکرم سیٹھ صاحب کے ہمراہ ان کے برادران مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب اور سیٹھ رشید احمد صاحب نیز آپ کے صاحبزادے سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب بھی ہیں۔ ان میں سے سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب تو مع اہل و عیال تشریف لائے ہیں نیز ان کے ہمراہ محترم الحاج سیٹھ حسن محمد صاحب مرحوم آف یادگیر کی دونوں بیگمات بھی آئی ہیں۔ یہ سب احباب اور مستورات حیدرآباد اور مدراس سے پہلے قادیان حاضر ہوئے تھے۔ جہاں انہوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اور اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے ربوہ آئے ہیں یہاں یہ سب احباب ابھی دو ایک روز اور ...

تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام
ربوہ میں دوسرا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴ جنوری سے ۱۹ جنوری تک باسکٹ بال کا دوسرا آل پاکستان ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں پاکستان کی نامور ٹیمیں شمولیت کر رہی ہیں۔ اگر گورنمنٹ کی طرف سے اجازت مل گئی۔ تو ہندوستان سے ٹیموں کی شرکت بھی متوقع ہے۔ ربوہ کی طرف سے پانچ ٹیمیں شامل ہو رہی ہیں۔ ٹورنامنٹ کے انتظامات کے لئے کمیٹی کی تشکیل عمل میں آچکی ہے۔ جس نے ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں ابتدائی انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ)

خطبہ جمعہ

مومن کی قربانیاں محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہئیں اور ساری مخلوقات کی ہمدردی اسکے پیش نظر ہونی چاہیئے

"صلوٰۃ" کا وہ بلند مقام حاصل کرنیکی کوشش کرو جسکا اسلام ہر مسلمان سے تقاضا کرتا ہے

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کی نہایت لطیف اور پر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ اگست ۴۹ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
میں نے

پچھلے خطبہ میں

قرآن کریم کی ایک آیت قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کے متعلق بتایا تھا۔ کہ قربانیاں تو ہمیشہ انبیاء کی جماعتوں کو کرنی پڑتی ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت سے جن قربانیوں کا مطالبہ خدا تعالے نے فرمایا ہے۔ وہ دوسرے انبیاء اور ان کی امتوں کی قربانیوں سے زیادہ سخت ہیں۔ اوّل تو عرصہ قربانی قیامت تک کے لئے ہے یعنی قیامت تک نہ ختم ہونے والا زمانہ آپ کا زمانہ ہے۔ اور اس سارے عرصہ میں آپ کو اور آپ کی امت کو قربانیاں کرنا ہوں گی۔ دوسرے ان قربانیوں کی نوعیت بھی بدل دی گئی ہے۔ آج اس سلسلہ میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس آیت میں

چار چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے

اور ان چاروں کے متعلق یہ قید لگا دی گئی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔ اور پھر اس اللہ کے لئے ہیں۔ جو رب العالمین ہے گویا اپنی ذات میں ان چاروں چیزوں میں سے ہر چیز کے ساتھ دو قیود لگ گئیں۔ پہلی قید تو قربانیوں کے ساتھ یہ لگائی گئی ہے کہ وہ کسی دکھاوے یا جلب منفعت کے لئے نہیں۔ بلکہ محض اللہ تعالےٰ کی خاطر ہیں اور دوسری قید یہ لگائی گئی ہے کہ میری قربانیاں اس اللہ تعالےٰ کی خاطر ہیں جس کی

صفت ربوبیت

گویا مقصد گھٹ... میں یہ قربانیاں کر رہا ہوں

اگر یہاں صرف للہ کہا جاتا تب بھی درست تھا لیکن رب العلمین ساتھ لگا کر یہ بتانا مقصود ہے کہ جس طرح وہ ذات جس کے لئے میں عبادت کر رہا ہوں۔ رب العلمین ہے اسی طرح اسکے واسطہ سے میری یہ قربانیاں بھی ساری مخلوق پر پھیلی ہوئی ہیں صفت کو اسم کے ساتھ تبھی لگاتے ہیں۔ جب خصوصیت سے اس طرف توجہ دلانا مقصود ہو۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ زید جو بڑا عالم ہے وہ ایسا کہتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ زید معتبر تو ہے۔ لیکن میری اس بات کا اسکے علم کے ساتھ تعلق ہے اور وہ علاوہ با اعتبار ہونے کے عالم بھی ہے گویا زید کے عالم ہونے کی صفت کو بیان کرکے خصوصیت سے اس کے علم کی طرف توجہ دلانا مقصود ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ زید با اعتبار اور ثقہ ہو۔ لیکن اس کی علمی واقفیت زیادہ نہ ہو مگر جب یہ دونوں صفات۔ کسی شخص میں اکٹھی ہو جائیں تو پھر سونے پر سہاگہ ہو جاتا ہے اسی طرح ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ کے ساتھ

رب العلمین کی صفت

لگا دینے سے ایک تیسرے معنے نکل آئے۔ یہ فقرہ کہ میری قربانیاں اللہ تعالےٰ کی خاطر ہیں" خود اپنی ذات میں معنے رکھتا ہے لیکن رب العلمین کی صفت بیان کرکے یہ بتایا کہ اس وقت خدا تعالےٰ کی صفت ربوبیت میرے مد نظر ہے اور جس طرح وہ سب جہانوں کا رب ہے اسی طرح میری قربانیاں بھی سارے جہانوں پر اور سب مخلوقات پر پھیلی ہوئی ہیں گویا اس آیت کے معنے یہ ہوں گے کہ میری قربانیاں خدا تعالےٰ کے لئے ہیں اور اسکا سچا اور خالص

پرستار ہونیکی وجہ سے جس طرح وہ سب جہانوں کا رب ہے۔ اسی طرح میں بھی سب مخلوقات اور سب جہانوں کا ہو گیا ہوں اور میری قربانیاں ساری دُنیا کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

آج میں ان چاروں چیزوں میں سے صرف

صلوٰۃ کے متعلق

کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس آیت قرآنیہ میں صلوٰۃ کو رب العلمین کے ساتھ متعلق کر دیا گیا ہے کیونکہ بعض عبادتیں ایسی ہوتی ہیں جو ماسوی اللہ کے لئے ہوتی ہیں جیسے بعض لوگ سورج کی یا ستاروں کی یا پہاڑوں کی یا دریاؤں کی عبادت کرتے ہیں۔ یا بعض دیوی دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کہہ کر ان تمام عبادتوں کی نفی کر دی گئی ہے جو ماسوی اللہ کے لئے کی جاتی ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ میری عبادت معبودان باطلہ کے لئے نہیں۔ میری عبادت صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اور اسی سے تعلق رکھتی ہے پھر بعض

عبادتیں ایسی ہوتی ہیں

جن میں ظاہری طور پر عبادت کرنے والا خدا تعالیٰ کو ہی سجدہ کر رہا ہوتا ہے۔ اور وہ کہتا بھی یہی ہے۔ کہ میں اُس کو سجدہ کر رہا ہوں لیکن مقصد اس کا یہ ہوتا ہے کہ میں بڑا سمجھا جاؤں۔ اُس کی نماز صرف دکھاوے کیلئے ہوتی ہے۔ قل ان صلاتی ...... للہ رب العلمین کہہ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی بھی نفی کر دی اور فرمایا کہ میری عبادت اس لئے نہیں کہ میں بڑا سمجھا جاؤں یا قوم میں میرا رعب بیٹھ جائے یا میں بزرگ یا عالم کہلانے لگ جاؤں۔ بلکہ

جب میں نماز پڑھتا ہوں۔ تو میں ماسوی اللہ کو بھول جاتا ہوں۔ میری نماز صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور جو آدمی ماسوی اللہ یا دکھاوے کے لئے نماز نہیں پڑھتا۔ لازمی بات ہے کہ اس کی نماز رسمی نہیں ہوگی۔ جو شخص روزانہ پانچ وقت کی

نماز ادا کرنے میں غفلت

سے کام لیتا ہے یا بالکل نہیں پڑھتا۔ صرف عیدین کی نمازیں پڑھنے کے لئے یا جمعۃ الوداع کے لئے چلا جاتا ہے اس کی نماز اللہ تعالےٰ کے لئے نہیں ہوتی۔ اگر اللہ تعالےٰ کے لئے ہوتی تو وہ فجر ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی روزانہ ادا کرتا کیونکہ یہ بھی تو خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر کی ہوئی ہیں پس جو شخص صرف عیدین میں یا جمعۃ الوداع میں چلا جاتا ہے اس کا اس سے زیادہ اور کوئی مقصد نہیں ہوتا کہ عیدین یا جمعۃ الوداع میں لوگ کثرت سے آتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ میں بھی نماز پڑھتا ہوں اور وہ اس دن کی نماز پر یہ قیاس کر لیں۔ کہ وہ اور دنوں میں بھی باقاعدہ نمازیں ادا کرتا ہے اگر وہ نماز اللہ تعالےٰ کے لئے ہوتی۔ تو جس طرح اللہ تعالےٰ نے عیدین یا جمعہ کی نمازیں مقرر کی ہیں اسی طرح اس نے روزانہ پانچ نمازیں بھی مقرر کی ہوئی ہیں وہ روزانہ یہ نمازیں بھی ادا کرتا۔ وہ صرف اس لئے سال میں عیدین یا جمعہ کی نمازیں ادا کرتا ہے۔ تاکہ قوم کو اس کے نمازی ہونے کا پتہ لگ جائے۔ اس لئے اس کی نماز لوگوں کی خاطر ہوتی ہے اللہ تعالےٰ کی خاطر نہیں ہوتی۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین میں بتایا ہے کہ بعض لوگ

قوم کی خاطر نماز

پڑھتے ہیں۔

تاکہ وہ بڑے سمجھے جائیں۔ لیکن میری نماز لوگوں کے دکھاوے کے لئے نہیں اور نہ صرف دکھاوے کے لئے نہیں۔ بلکہ میرا دل تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ دوسرے لوگ بھی ایسا کریں۔ یا عبادت میں غفلت سے کام لیں۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنی جگہ کسی اور کو امام مقرر کردوں اور خود کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھوں۔ اور ان لوگوں کے گھروں کو مکینوں سمیت جلا دوں جو

عشاء اور فجر

کی نمازیں ادا کرنے کے لئے مسجد میں نہیں آتے۔ گویا یہ سوال تو الگ رہا کہ آپؐ کی نماز خدا تعالےٰ کے لئے تھی یا نہیں آپ نے فرمایا کہ میں تو یہ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ دوسرے لوگ نمازیں پڑھنا ترک کردیں۔ پس انّ صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین کہہ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عبادت کے ساتھ ایک طرف تو یہ شرط لگا دی ہے۔ کہ وہ غیر اللہ کے لئے نہیں۔ اور دوسری طرف یہ بھی کہ

غیر اللہ کو سجدہ کرنا

تو بڑی بات ہے۔ میں خدا تعالےٰ کو بھی اس لئے سجدہ نہیں کرتا کہ لوگ دیکھیں کہ میں عبادت کررہا ہوں کسی کے عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں چلے جانے کے صرف یہی معنے نہیں ہوتے کہ دوسرے لوگ سمجھ لیں کہ وہ خدا تعالےٰ سے بالکل باغی نہیں بلکہ یہ بھی ہوتے ہیں کہ وہ قوم کو احمق بنانے اور اس کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے تیار ہے۔ پھر ایک شخص ایسا ہوتا ہے۔ جس کی عبادت ماسوی اللہ کے لئے نہیں ہوتی۔ اور نہ دکھاوے کی خاطر ہوتی ہے۔ وہ

خدا تعالےٰ کی خاطر

ہی عبادت کرتا ہے۔ لیکن وہ اس کے پاس اپنی ذاتی اغراض کے لئے جاتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ اگر میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں تو خدا تعالےٰ مجھ سے ناراض ہوجائے گا۔ یا ممکن ہے میری صحت خراب ہوجائے یا میں بیمار ہوجاؤں یا خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی اور عذاب آجائے۔ پس وہ ڈر اور خوف کی وجہ سے نماز پڑھتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے لئے نہیں پڑھتا اس کی نماز اللہ کے لئے کہلاتی تو ہے۔ مگر وہ خالص اللہ تعالےٰ کے لئے نہیں کہلائے گی۔ ایسا آدمی صرف ادنےٰ درجہ کا مومن ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈر کر نماز پڑھتا ہے۔ اس کے سامنے

یہ سوال رہتا ہے

کہ اگر میں نماز نہ پڑھوں۔ تو میری دنیا اور عاقبت خراب ہوجائے گی۔ حالانکہ خوف کا تعلق بالواسطہ ہوتا ہے۔ بلاواسطہ نہیں ہوتا۔ بلاواسطہ تعلق محبت کا ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی کے پاس اس لئے جاتا ہے کہ وہ کہیں ناراض نہ ہوجائے۔ تو اس کی نظر صرف غضب کی طرف ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ خدا کی خاطر جاتا ہے قطع نظر اس سے کہ وہ ناراض ہوگا یا نہیں۔ تو اس کا درجہ بلند ہوگا۔ پھر اس کے آگے

ایک اور مقام ہوتا ہے

اور وہ یہ کہ نماز پڑھنے والے کا تعلق خدا تعالےٰ سے خوف کا نہ ہو۔ بلکہ اس کے انعامات حاصل کرنے کی غرض سے ہو۔ لیکن یہ عبادت بھی ناقص ہے۔ اس کے معنے یہ ہوں گے کہ اگر اخروی زندگی نہ ہوتی۔ اور خدا تعالےٰ انسان کو پیدا کرکے کہہ دیتا کہ تم میری عبادت کرو۔ تو انسان کہتا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ مگر اب چونکہ خدا تعالےٰ کہتا ہے اخروی زندگی ہے۔ اس لئے وہ اس کی عبادت کرتا ہے تا اس کے انعامات کو حاصل کرے۔ یہ درجہ خوف کے درجہ سے بالا ہے۔ اور اس میں انسان خدا تعالےٰ کے حسن کے زیادہ قریب پہنچ جاتا ہے۔ مگر پھر بھی اس کی عبادت محض خدا تعالےٰ کی صفات سے کچھ حصہ لینے کے لئے ہوتی ہے۔ گویا اس کا

خدا تعالےٰ سے تعلق

تو ہوتا ہے لیکن صرف اس کے افعال کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ اور جس شخص کا صرف افعال کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ وہ پورا عاشق نہیں کہلاتا قل انّ صلاتی ..... للّٰہ رب العالمین کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی اس لئے عبادت نہیں کرتا۔ کہ وہ محافظ ہو میری حفاظت کرے۔ وہ رازق ہے مجھے رزق دے۔ وہ واسع ہے۔ مجھے وسعت عطا کرے یا غالب ہے۔ مجھے غلبہ بخشے۔ میں تو صرف اللہ کے حصول کی خاطر نماز پڑھتا ہوں۔ وہ مجھے کچھ دے یا نہ دے۔ مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ انتہائی مقام ہے۔ وہ شخص جو صرف خوف یا انعام کی وجہ سے نماز پڑھتا ہے۔ جب اسے پتہ لگے کہ

اخروی زندگی محض ایک استعارہ

ہے۔ تو وہ نماز چھوڑ دے گا۔ لیکن جو شخص محض للّٰہ نماز پڑھتا ہے۔ جس کی عبادت محمدی عبادت کے ہمرنگ ہوگی۔ وہ کہے گا میں نے تو جہنم کے ڈر سے یا جنت کے لالچ سے نماز پڑھی ہی نہیں۔ خدا تعالےٰ مجھے جنت میں ڈالے یا جہنم میں۔ میں اس کی عبادت کرتا چلا جاؤں گا۔ میرے سامنے یہ سوال ہی نہیں کہ وہ مجھے کہاں لے جاتا ہے۔ مجھے تو وہ حسین نظر آتا ہے۔ اور جب میں اس کے سامنے جاتا ہوں۔ تو اس کا حسن باقی سب چیزوں کو نظر انداز کرا دیتا ہے۔ دیکھو پھول اچھی چیز ہے۔ ایک شخص اس کے پاس جاتا ہے اور وہ اسے حسین نظر آتا ہے۔ اس کے اردگرد کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے حسن کو دیکھ کر وہ اس پر ہاتھ ڈال دیتا ہے اس کا ہاتھ زخمی ہوجاتا ہے۔ مگر وہ پھول کی خاطر کانٹوں کو بھول جاتا ہے۔ اسی طرح للّٰہ نماز پڑھنے والا باقی سب چیزوں کو بھول جاتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے۔ تو لوگ آپ کو مارتے۔ آخر آپؐ کا قصور کیا تھا۔ صرف یہ کہ آپ کی نماز بتوں کی خاطر نہیں تھی۔ رسم ورواج کی خاطر نہیں تھی۔ قوم کی خاطر نہیں تھی۔ کسی موہوم نفع کی خاطر نہیں تھی۔ اگر آپ کے سامنے کوئی موہوم نفع تھا۔ تو آپؐ کو آپؐ کی قوم نے یہ پیشکش بھی کی تھی کہ آپ تبلیغ کرنا چھوڑ دیں۔ اگر آپ کو شادی کی ضرورت ہو۔ تو قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں۔ ان میں سے جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو۔ اس سے آپ شادی کرلیں۔ اگر آپ کو مال کی ضرورت ہو تو ہمارے مال حاضر ہیں۔ اگر حکومت کی خواہش ہو تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن آپ نے فرمایا اگر تم سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لاکر کھڑا کردو۔ تب بھی میں تبلیغ کے کام سے باز نہیں آسکتا۔

احادیث میں آتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ خانہ کعبہ کے باہر ایک پتھر پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ران پر کہنی اور ہاتھ پر ٹھوڑی رکھی ہوئی تھی اور اشاعتِ اسلام یا مشرکین مکہ کی مخالفت کے متعلق سوچ رہے تھے کہ اچانک ابوجہل جو کفار کا سردار تھا آیا۔ اس کے دل میں ایک ہیجان پیدا ہوا۔ اور اس نے بے تحاشا آپ کو گالیاں دینا شروع کردیں۔ وہ گالیاں دیتا رہا۔ لیکن آپ خاموش بیٹھے رہے اس پر اسے اور غصہ آیا کہ میں اسے گالیاں بھی دے رہا ہوں لیکن یہ جواب نہیں دیتا۔ اسی غصہ میں اس نے آپ کو مارنا شروع کردیا۔ مگر آپؐ نے اسے کچھ نہیں کہا۔

خزاں کے بعد بہار

ذکر کا تجھ کو فکر کیا، کس لئے بیقرار ہے
انّا لہٗ لحافظون وعدۂ کردگار ہے

چشمے زمین کے تمام خشک ہوئے تو کیا ہوا
عرش کا چشمۂ ازل آبِ حیات بار ہے

دِل میں نہیں خزاں اگر باغ ہے خار زار بھی
دِل میں نہیں بہار اگر باغ بھی خار زار ہے

کہتی ہیں پیشگوئیاں صاف رسولِ پاکؐ کی
ہوگی خزاں مگر خزاں کے بعد پھر بہار ہے

ساحلِ ہست و بود تنویر ملے تو کیا ملے
تیرا سفینہ ہے ذرا سا بحرِ بے کنار ہے

آپ خاموشی سے اٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ جس جگہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اس کے قریب ہی حضرت حمزہؓ کا گھر تھا

حضرت حمزہؓ

ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے آپ کی لونڈی اس نظارہ کو دیکھ رہی تھی۔ پرانی لونڈیاں درحقیقت گھر کا ایک حصہ ہی سمجھی جاتی ہیں۔ وہ گھر کے بڑے افراد کو اپنے بزرگ۔ ہم عمر افراد کو بھائی اور چھوٹوں کو بیٹوں کی طرح سمجھتی ہیں۔ اس نظارہ کو دیکھ کر اس لونڈی پر گہرا اثر ہوا اور اسے حیرت ہوئی کہ ابو جہل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں مار رہا ہے۔ اس کا مارنا اور گالیاں دینا اس کے لئے عجیب بات تھی۔ اس کے اندر ایک ہیجان سا پیدا ہو گیا۔ لیکن وہ کر ہی کیا سکتی تھی۔ وہ دل ہی دل میں کڑھتی رہی۔ حضرت [illegible] باہر شکار کے لئے گئے ہوئے تھے انہیں شکار کا بہت شوق تھا اور وہ روزانہ صبح شکار کے لئے جاتے اور شام کو واپس آ جاتے۔ شام کو وہ تیر کمان لٹکائے شکار ہاتھ میں لئے اور شکاری باس میں ملبوس اکڑتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے وہ لونڈی بھری بیٹھی تھی اس نے حضرت حمزہؓ کو جو دیکھا تو غصہ میں کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی تمہیں شرم نہیں آتی بڑے سپاہی بنے پھرتے ہو کمان ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے، اور شکار کر کے فخر سے گھر میں داخل ہوئے ہو۔ تم کو پتہ نہیں کہ آج تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیا ہوا۔

حضرت حمزہؓ نے پوچھا

کیا ہوا۔ لونڈی نے سارا واقعہ سنا دیا اور واقعہ سنانے کے بعد جوش میں آ کر کہنے لگی خدا کی قسم محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اسے کچھ بھی تو نہیں کہا۔ مگر ابو جہل اسے گالیاں دیتا چلا گیا۔ یہ ایک مختصر سی گفتگو تھی لیکن وہی حمزہؓ جو سالہا سال سے آپ کی تبلیغ سے متاثر نہیں ہوئے تھے اس چھوٹی سی بات سے اتنے متاثر ہو گئے کہ ان کے آگے سارا نقشہ پھر گیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی صفات کے متعلق دیکھ والوں کی مخالفت کے متعلق پتھر پر بیٹھے ہوئے تنہائی میں غور کر رہے ہیں۔ ابو جہل آیا ہے اور اس نے بغیر پوچھے آپ کو گالیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ اور جب آپ نے جواب نہیں دیا تو اس نے مارنا شروع کر دیا۔ اور پھر وہ سادہ سا فقرہ جو لونڈی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جواب کے متعلق کہا ان کے سامنے آ گیا کہ خدا کی قسم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اسے کچھ بھی تو نہیں کہا حضرت حمزہؓ کی آنکھوں پر سے تکبر اور

غرور کا پردہ اٹھ گیا

کفر کا پردہ چاک ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر جن پر اثر نہیں ہوا تھا دن کے ایک واقعہ سے جس کی خبر ان کی ایک ان پڑھ لونڈی نے انہیں دی تھی اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے

شکار وہیں پھینکا

اور وہی تیر کمان ہاتھ میں پکڑے ہوئے خانہ کعبہ میں آ گئے وہاں دربار لگا ہوا تھا اور ابو جہل دوسرے سرداران مکہ میں بیٹھا شاید صبح کا واقعہ ہی سنا رہا تھا حضرت حمزہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اور رؤساء مکہ میں سے تھے اس لئے دوسرے رؤساء نے جو ابو جہل کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے لئے رستہ بنایا۔ اور کہا۔ آؤ حمزہؓ تم بھی آؤ اور یہاں بیٹھو۔ حضرت حمزہ نے ان کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ

سیدھے ابوجہل کی طرف گئے

اور کمان جو ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی اس کے سر پر مار کر کہا۔ میں نے سنا ہے تم نے آج ایسی شرارت کی ہے۔ تم بڑے بہادر بنے پھرتے ہو مگر تمہاری بہادری یہی ہے کہ تم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مارتے ہو۔ اس لئے کہ وہ خاموش رہتا ہے۔ میں نے سارے مکہ کے سامنے تجھے مارا ہے اگر تم میں طاقت ہو تو

آؤ مجھ سے مقابلہ کر لو!

اور اس کا بدلہ لو۔ حضرت حمزہؓ بے شک رؤساء مکہ میں سے تھے مگر ابو جہل تو اس وقت کفار کا سردار تھا۔ اس لئے سارے رؤساء کھڑے ہو گئے اور حضرت حمزہؓ پر لڑ پڑے۔ مگر صبح والا واقعہ صرف حمزہؓ کو ہی متاثر نہیں کر سکا تھا وہ ابو جہل کے دل پر بھی کاری زخم لگا چکا تھا۔ وہ بھی خیال کرتا تھا کہ اس صبح والے فعل میں معقولیت نہیں پائی جاتی تھی۔ جب رؤساء حضرت حمزہؓ کو مارنے کے لئے اٹھے تو ابو جہل نے کہا حمزہؓ کو کچھ نہ کہو دراصل مجھ سے ہی صبح غلطی ہو گئی تھی تو دیکھو

صلاتی للہ

میں کتنی تاثیر پائی جاتی تھی۔ وہ نماز جس کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بتوں کے لئے نہیں تھی وہ نماز جسے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قوم کے لئے نہیں تھی۔ وہ نماز جسے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جہنم سے ڈر کر بھی نہیں تھی اور نہ ہی جنت کے لالچ کی وجہ سے تھی۔ وہ نماز جس کا دیکھنے والا دیکھتا ہے کہ عبادت کرنے والا

خدا تعالےٰ کے عشق میں کھڑا

ہے اور وہ مطالبہ کر رہا ہے کہ تو مجھے مل جائے وہ پہاڑوں کو ہلا دیتی ہے وہ دریاؤں کو خشک کر دیتی ہے وہ دلوں پر ایک زلزلہ طاری کر دیتی ہے۔ ایسا زلزلہ جو کوئٹہ اور بہار کے زلزلوں سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ یہ نماز اپنی ذات میں تبلیغ ہے۔ اس نماز میں اور اس نماز میں جو بتوں کے لئے ہو یا دکھاوے کی غرض سے ہو یا وہ جہنم کے خوف یا انعام کے لالچ کی وجہ سے پڑھی جائے

زمین و آسمان کا فرق ہے

بے شک وہ نماز جو بتوں کی خاطر نہیں پڑھی جاتی۔ وہ نماز جو دکھاوے کی خاطر نہیں پڑھی جاتی۔ وہ نماز جو جہنم کے خوف یا جنت کے لالچ کی وجہ سے پڑھی جاتی ہے وہ بھی نماز ہے لیکن وہ للہ نہیں۔ للہ اور خالی نماز میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ غرض قل ان صلاتی ...... للہ رب العلمین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری نماز میں اور دوسرے لوگوں کی نماز میں فرق ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو

اپنی قوم کے لئے نماز

پڑھتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نماز پڑھتے تو خدا تعالےٰ کے لئے ہیں لیکن دوزخ سے ڈر کے مارے پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو انعامات کے لالچ کی وجہ سے نماز پڑھتے ہیں۔ بے شک یہ مقامات بھی مومن کے ہیں لیکن یہ مومن اعلےٰ درجہ کا نہیں کہلا سکتا۔ میں صرف اللہ تعالےٰ کی خاطر نماز پڑھتا ہوں۔ بے شک وہ مجھے دوزخ میں ڈال دے میں نماز پڑھتا چلا جاؤں گا۔ بے شک وہ یہ کہہ دے کہ جنت کوئی چیز نہیں میں نماز پڑھتا چلا جاؤں گا۔ میری نماز تو خاص اللہ تعالےٰ کے لئے ہے بتوں کے لئے نہیں۔ قوم کی خاطر نہیں اور نہ شیطان کے لئے ہے

یہ وہ قیدیں ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نماز کے ساتھ لگائی ہیں اور فرمایا

میری نماز ایسی ہے

اور دوسری طرف قرآن کریم میں آتا ہے قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہ یعنی اگر تم خدا تعالےٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے نقش قدم پر چلو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر مومن کی نماز بھی ایسی ہی ہوتی ہے اور وہی سچا مومن کہلا سکتا ہے

جس کی نماز محمدیؐ نماز ہو

ہم نوح علیہ السلام کی شریعت کے متبع نہیں ہیں۔ ہم موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کے متبع نہیں ہیں۔ بے شک ہم انہیں بھی نبی سمجھتے ہیں لیکن ہمیں ان کی نماز سے غرض نہیں ہماری نماز وہی ہونی چاہیے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیا تھی

اس کے متعلق آپ خود نہیں فرماتے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

قُل اِنَّ صَلَاتِی وَنُسُکِی
وَمَحیَایَ وَمَمَاتِی
لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین

تو لوگوں سے کہہ دے کہ میری نماز صرف اللہ تعالےٰ کی خاطر ہے۔ جو رب العلمین ہے۔ گویا خدا تعالےٰ نے اس بات کی توثیق کر دی ہے کہ آپ کی نماز واقعہ میں اسی کے لئے ہے۔ پڑھنے والے کا یہاں ذکر نہیں کہ اس کی کیا نیت ہے جس کی خاطر پڑھی جاتی ہے۔ وہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے اور کہتا ہے مجھے پتہ ہے کہ یہ نماز میرے لئے ہی ہے گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

اپنی عبادت کے ساتھ

اتنی قیدیں لگا دی ہیں کہ اسے انتہائی درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ کتنا کنٹرول کرنا پڑتا ہے اپنے نفس پر کہ کوئی ایسی بات دل میں نہ آئے جس سے ظاہر ہو کہ اسے قوم یا کسی اور

شخص سے خوف ہے یا دوزخ کا ڈر اور جنت کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز جہاں ماسوی اللہ کے لئے نہیں تھی۔ وہاں وہ جہنم کے خوف یا جنت کے انعامات حاصل کرنے کی غرض سے بھی نہیں تھی۔ وہ صرف

وصال الٰہی کی خاطر تھی

اور وصال الٰہی کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایسے مقام پر پہونچ جائے۔ کہ اسکے سامنے صرف اس کی ذات ہی ذات رہ جائے یہ وہ نماز ہے جس کا اسلام نے تقاضا کیا ہے دوسری کسی امت نے اس کا تقاضا نہیں کیا۔ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ میری نماز اللہ تعالیٰ کے حصول کی خاطر ہے دیکھ لو یہ آیت لفظ "قل" سے شروع ہوتی ہے اخدا تعالیٰ خود کہتا ہے ہم تجھے حکم دیتے ہیں کہ تو ایسا کہہ دے گویا اس نے آپ کے دعوےٰ کی تصدیق کر دی ہے۔

یہ وہ "صلوٰۃ" ہے

جس کا حقیقتاً اسلام ہر مسلمان سے تقاضا کرتا ہے۔ نچلے درجے بھی مومن کے ہی ہیں لیکن وہ محمدی مقام کے ہمرنگ نہیں کہلا سکتے اگر جہنم کے خوف یا انعام کے لالچ سے نماز پڑھی جائے تو وہ مقبول ضرور ہو جائے گی اس کا پڑھنے والا مومن بھی کہلائیگا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچ چکے تھے۔ جہاں صرف خدا ہی خدا سامنے ہوتا ہے اور صرف اسی کی خاطر عبادت کی جاتی ہے

شکریہ احباب و درخواست دُعا

اشاعتِ لٹریچر کے سلسلہ میں خاکسار کی اپیل پر کئی دوست وعدہ جات بھجوا رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حافظ آباد سے ایک دوست اپنا وعدہ فرماتے ہوئے اپنی بیمار اہلیہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احبابِ جماعت ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اسی طرح معلمین وقفِ جدید کو بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی کم علمی اور کم مائیگی کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے انہیں غیر معمولی کامیابیاں عطا فرمائے۔ ماشاءاللہ وہ بڑی قربانی اور خلوص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

(خاکسار ناظم تعلیم وقفِ جدید)

چار کنال نہایت درجہ باموقع اراضی کی فروخت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محلہ دارالفضل ربوہ احاطہ قصر خلافت کے بالمقابل سرگودھا کو جانے والی پختہ سڑک کے کنارے واقعہ ایک نہایت درجہ باموقع قطعہ اراضی مشتمل بر چار کنال قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت قیمت کے بارہ میں معاملہ طے کر سکتے ہیں۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دُعا

مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی لائلپور کی اہلیہ محترمہ سات ماہ سے مسلسل بیمار ہیں اور کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ مکرم چوہدری صاحب سلسلہ کے مخلص خادم ہیں احباب دعا کریں خدا تعالےٰ ان کی اہلیہ کو شفا عطا فرمائے اور مکرم چوہدری صاحب کی پریشانی دور فرمائے

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی نگران مربی ضلع اکل پور و شیخوپورہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں مورخہ ۱۵ دسمبر بروز منگل وفات پا گئیں۔ جنازہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب نے مورخہ ۱۶ دسمبر کو پڑھا اور انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ والدہ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات زیادہ سے زیادہ بلند فرما دے۔ آمین

(محمود احمد باجوہ ابن چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری)

قافلۂ قادیان کے احباب بخیریت واپس آگئے

کراچی کے احباب کا شکریہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

جیسا کہ پروگرام کے مطابق متوقع تھا قافلہ قادیان میں شامل ہونے والے احباب ۱۹ دسمبر بروز ہفتہ شام کے وقت لاہور واپس پہنچ گئے تھے اور ان میں سے بعض تو اسی شب ربوہ بھی پہنچ گئے۔ الحمدللہ کہ جلسہ قادیان خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ حاضری بھی اچھی تھی اور تقریروں کا معیار بھی بلند رہا۔ حاضرین میں پاکستانی اور ہندوستانی احباب کے علاوہ خاصی تعداد بیرونی ممالک سے آئے ہوئے دوستوں کی بھی تھی اور مقامی سکھ اور ہندو اصحاب بھی کافی تعداد میں شامل ہوتے اور تمام کارروائی پرامن طریق پر اور بڑے اچھے ماحول میں اختتام کو پہنچی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ انشاءاللہ مفصل کارروائی قادیان کی رپورٹ آنے پر الفضل میں شائع کی جائے گی۔

میں اس موقع پر کراچی کی جماعت اور خصوصاً مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائد خدام الاحمدیہ کراچی کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے دن رات توجہ دے کر اور محنت کر کے اور تکلیف اٹھا کر ویزوں کے حصول میں مدد دی اور وقت پر سارا کام ہو گیا۔

صرف یہ افسوس رہا کہ اس دفعہ کسی وجہ سے سٹیٹ بینک کی طرف سے قافلہ والوں کو حسب قاعدہ بھارتی کرنسی پوری تعداد میں نہیں مل سکی بلکہ مقررہ مقدار کے مقابل پر صرف چوتھا حصہ ملی جس کی وجہ سے قادیان جانے والے بھائیوں اور بہنوں کو قادیان میں اپنے متفرق اخراجات کے لئے بہت مشکل پیش آئی۔ امید ہے آئندہ سال اس معاملہ میں زیادہ فراخدلی سے کام لیا جائے گا۔

ہم حکومت پاکستان اور حکومت ہندوستان کے بھی ممنون ہیں کہ حکومت پاکستان نے قافلہ کی منظوری حاصل کرنے میں اور حکومت ہندوستان نے قافلہ کی منظوری دینے میں فراخدلی سے کام لیا ہے۔ ورنہ گذشتہ تین سالوں میں ہندوستان کی طرف سے قافلہ کے متعلق انکار ہی ہوتا رہا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے قافلوں کا سلسلہ دونوں ملکوں کے درمیان بہتر فضا پیدا کرنے اور مختلف قوموں اور فرقوں کو اپنے مقدس مقامات کی زیارت کا موقعہ بہم پہنچانے کا بہت عمدہ ذریعہ ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

دفتر حفاظت مرکز ربوہ ——— ۵۹/۱۲/۲۰

شکریۂ احباب

از مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب صافی۔ ایم اے ایل ایل بی مشیر قانونی و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

میری محترمہ خوشدامنہ صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری عبدالمالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار ساکنہ بہلولپور ضلع لائلپور کی وفات پر بہت سے احباب نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرما کر ہمارے صدمہ کو ہلکا کرنے اور ہماری ڈھارس بندھانے کی کوشش فرمائی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ تعزیتی پیغامات کی کثرت کے باعث چونکہ بذریعہ خطوط متعلقہ اصحاب کو ہماری طرف سے انفرادی طور پر جواب نہیں بھجوائے جا سکے اس لئے بذریعہ تحریر ہذا ہم جملہ اصحاب کی مشفقانہ ہمدردی کا قلبی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ متعلقین کو صبر کرنے اور مرحومہ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تعزیت کرنے والوں کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

(خاکسار صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائیداد)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں

دوسرے پنجسالہ منصوبے کے اغراض و مقاصد

(از ڈاکٹر ایس۔ ایم اختر صاحب)

پاکستان کے پہلے پنج سالہ منصوبے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۶۰ء کو ختم ہو جائے گی۔ یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو دوسرے منصوبے پر عمل درآمد شروع ہو جائیگا۔ یہ منصوبہ ابھی تیار کیا جا رہا ہے۔ قومی منصوبہ بندی کمیشن حکومت کے مختلف اداروں اور محکموں کے مشورے کے ساتھ اس منصوبے کو تیار کرنے میں مصروف ہے۔ اس کے بنیادی اصولوں کے متعلق ملکی اقتصادیات کے ماہروں نے بھی اپنے مشورے پیش کر دیئے ہیں۔ اُمید ہے کہ چند ماہ کے اندر یہ منصوبہ مکمل ہو کر شائع ہو جائے گا۔ چند دن ہوئے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اس منصوبے کے اغراض و مقاصد کو قوم کے سامنے پیش کیا تھا۔ یہ اغراض و مقاصد تقریباً اُسی قسم کے ہیں۔ جو پہلے پنج سالہ منصوبہ تیار کرتے وقت منصوبہ بندی بورڈ نے اپنے سامنے رکھے تھے۔ مگر ان کی تفصیل میں بعض باتوں پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ نئے منصوبے پر کل کتنا خرچ آئیگا۔ اس کے متعلق ابھی اعلان نہیں ہوا۔ مگر اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے پر پہلے سے کافی زیادہ اخراجات ہونگے پہلے منصوبے میں اندازہ تھا۔ کہ پانچ سال کے عرصے میں قومی آمدنی پندرہ فیصد بڑھے گی۔ مگر چونکہ اس عرصے میں خیال تھا کہ ملک کی آبادی تقریباً ساڑھے سات فیصدی بڑھ جائے گی۔ لہٰذا فی کس آمدنی میں صرف ساڑھے سات فیصد اضافہ ہوگا۔ دوسرے منصوبے میں یہ ضروری خیال کیا گیا ہے۔ کہ ملک کی اقتصادی ترقی کی رفتار کو خاطر خواہ طور پر برقرار رکھنے اور بڑھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پانچ سال کے عرصے میں قومی آمدنی کم از کم بیس فیصدی بڑھے۔ اگر ہم یہ فرض کریں۔ کہ اس عرصے میں آبادی ۹ فیصد بڑھے گی۔ اور غالباً اتنی ہی بڑھے گی تو فی کس آمدنی میں ۱۰ فیصد اضافہ ہوگا۔ ۱۹۵۸-۵۹ء میں فی کس آمدنی کا اندازہ ۲۴۳ روپے سالانہ لگایا گیا ہے۔ اگر ۱۹۵۹-۶۰ء میں آمدنی فی کس ۲۵۰ روپے بھی ہو تو پانچ سال کے عرصے کے بعد فی کس آمدنی صرف ۲۵ روپے بڑھے گی۔ گویا ۲ روپے ماہوار۔ لیکن یہ تمام بڑھی ہوئی آمدنی معیارِ زندگی بڑھانے کے لئے حاصل نہیں ہوگی۔ اُس کا ایک حصّہ بچا کر پھر ترقی کے کاموں پر لگانا پڑیگا۔ ورنہ آئندہ آمدنی میں اضافہ رُک جائیگا۔

گویا ۲۰ فیصدی قومی آمدنی بڑھنے سے دوسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران میں عوام کے معیارِ زندگی میں اضافہ تو ہوگا۔ لیکن ایک معمولی مقدار میں۔ یہ بھی اس صورت میں بشرطیکہ آبادی ہمارے اندازے سے زائد نہ بڑھے اگر آبادی کے بڑھاؤ کی رفتار ہمارے اندازے سے زائد نکلی تو ہمیں موجودہ معیارِ زندگی پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ پہلے پنج سالہ منصوبے کے دوران میں ہوا کہ قومی آمدنی تو پندرہ فی صد کے بجائے صرف دس فیصد بڑھی اور آبادی ۷.۵ فیصد کے بجائے ۱۰.۶ فیصد بڑھ گئی۔ گویا فی کس آمدنی میں کوئی قابلِ ذکر اضافہ نہ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے میں آبادی کے مسئلے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے۔ اور صدر پاکستان نے اپنی نشری تقریر میں بھی آبادی کی رفتار کو کم کرنے پر زور دیا ہے۔ ہم کہاں تک ۲۰ فیصدی قومی آمدنی بڑھانے میں کامیاب ہوں گے؟ اس بات کا انحصار ہماری اپنی کوششوں پر ہوگا۔ پہلا پنج سالہ منصوبہ دو قسم کی وجوہات کی وجہ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے سے قاصر رہا۔ ایک تو وہ جو ہمارے اختیار سے باہر تھیں۔ مثلاً بارشوں کی کمی بیشی، سیلابوں سے نقصانات، نہری پانی میں کمی۔ بین الاقوامی۔ منڈیوں میں ہماری اجناس کی قیمتوں کا گر جانا وغیرہ مگر کچھ وجوہات ایسی بھی تھیں۔ جن پر اگر کوشش کی جاتی تو قابو پا لیا جاتا۔ مثلاً اپنی آمدنی سے کچھ نہ کچھ بچا لینا اپنے فرائض کو تندہی سے نباہنا۔ حکومت کے نظام میں ضروری تبدیلیاں کرنا۔ تاکہ وہ اقتصادی ترقی کے کاموں کو زیادہ مستعدی سے انجام دے سکے۔ اس لئے منصوبے کے پورے نہ ہونے کی ذمہ داری کافی حد تک اُن لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو اُس وقت برسرِ اقتدار تھے۔ اور قوم کے سامنے کوئی عمدہ نمونہ نہ پیش کر سکے۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد حالات بدل گئے ہیں۔ اور ایک ایسی حکومت کے ہاتھ میں ملک کی باگ ڈور چلی گئی ہے۔ جو خلوص اور مستعدی کے ساتھ ملک کی فلاح اور خوشحالی کے لئے کوشاں ہے۔ اس لئے اُمید یہی ہے۔ کہ جو کام پہلے منصوبے کے دوران میں سرانجام نہ پا سکے۔ دوسرے منصوبے کے دوران میں تکمیل کو پہنچیں گے۔ ان حالات میں پانچ سال کے عرصے میں قومی آمدنی کو ۲۰ فیصدی بڑھا لینا ہماری طاقت سے باہر نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ہم سب مل کر کوشش کریں تو ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہ ضروری مقدار میں ملک کی پیداوار بڑھ سکے۔ اور ہم اپنی قومی آمدنی کو مقررہ حد تک بڑھا سکیں۔

نئے منصوبے میں زرعی آمدنی کے بڑھانے پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ خصوصاً غلّے کی پیداوار پر ہماری کوشش یہ ہوگی۔ کہ جہاں تک ہو سکے ہم اپنے ملک کے اندر اس قدر غلّہ پیدا کریں۔ کہ غیر ملکی غلّے کی درآمد سے بے نیاز ہو جائیں۔ اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ زرعی پیداوار بڑھانے کے سب طریقے استعمال کیے جائیں۔ مثلاً بہتر بیج۔ زیادہ مصنوعی کھاد کا استعمال اور فصلوں کو پودوں کی بیماریوں سے بچانے کا انتظام وسیع پیمانے پر کرنا پڑیگا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ایک کروڑ ایکڑ سے زیادہ زمین کو پانی بہم پہنچانا پڑیگا۔ اور اُسے سیلابوں سے بچانا پڑیگا۔

منصوبے میں صنعتی ترقی کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ہمارے ملک کے لیے صنعتی ترقی کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا، بلکہ یوں کہیئے کہ جب تک صنعت ترقی نہیں کریگی۔ زراعت بھی ایک حد سے زائد ترقی نہیں کر سکے گی اور اسی طرح زراعت کی ترقی کے بغیر صنعتی ترقی بھی بہت محدود رہے گی۔ خیال تھا کہ پہلے پنج سالہ منصوبے کے دوران میں صنعتی پیداوار ۶۰ فیصدی بڑھے گی۔ اگرچہ بعض بعض صنعتوں نے نمایاں طور پر ترقی کی۔ لیکن صنعتی پیداوار مجموعی طور پر ۷.۵ فیصدی سے بہت کم بڑھی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ ہمیں ضروری مقدار میں غیر ملکی زرِ مبادلہ حاصل نہ ہو سکا اور بہت سے کارخانے ایسے بھی تھے۔ جو زیادہ مصنوعات پیدا کر سکتے تھے۔ لیکن ضروری خام مواد اور مشینوں کے پرزے جو غیر ممالک سے درآمد کیے جاتے ہیں۔ حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اپنی پیداواری قوت کو پوری طرح استعمال نہ کر سکے۔ نئے منصوبے میں خیال ہے۔ کہ پانچ سال کے عرصے صنعتی پیداوار ۵۰ فیصد بڑھانے کی کوشش کی جائیگی۔ اس بات کا خیال رکھا جائیگا کہ موجودہ کارخانوں کو ان کی پوری استعداد کی سطح پر چلایا جائے۔ اور نئے سے نئے پیداواری طریقوں کو استعمال میں لایا جائے۔ نئے کارخانے صرف اُس صورت میں بنائے جائینگے جب وہ یا تو ظاہرا طور پر کافی مقدار میں غیر ملکی زرِ مبادلہ کمانے میں مدد دیں گے۔ یا ایسے خام مواد کے استعمال کا باعث ہوں گے جو اپنے ملک میں پیدا کیا جا رہا ہے۔ جہاں جہاں ممکن ہو سکے گا۔ بنیادی صنعتوں کے کارخانے لگانے کی کوشش کی جائیگی۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دی جائیگی۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ ایسی اشیاء تیار کرتی ہیں جو عوام کی ضروریات کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اور دوسری طرف وہ زیادہ سے زیادہ مزدوروں کو روزگار مہیا کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ بڑی صنعتوں میں خاص طور پر ایسی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائیگی جو زراعتی ترقی کے نقطۂ نظر سے مفید ہوں یا چھوٹے پیمانے کی گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے کا باعث ہوں۔ جہاں تک ممکن ہوگا۔ صنعتی ترقی میں نجی کاروبار کو زیادہ سے زیادہ مواقع دیئے جائیں گے۔

جہاں تک پانی اور بجلی کی طاقت کا تعلق ہے۔ منصوبے میں کوشش یہ کی جائیگی کہ جو پروجیکٹ اس وقت زیرِ تکمیل ہیں۔ اُنہیں جلد سے جلد مکمل کیا جائے۔ اور پانی اور بجلی کے لئے اور اقدام کئے جائیں۔ اس سلسلے میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نہری پانی سے متعلق کاموں کی طرف خاص طور پر توجہ دی جائیگی۔ اور رسل و رسائل کو اقتصادی ترقی کی ضروریات کے مطابق بڑھانے کی کوشش کی جائیگی۔

منصوبے کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کی اقتصادی ترقی کی رفتار میں جو اس وقت فرق موجود ہے۔ اسے دور کیا جائے۔ اور ملک کے باقی کم ترقی یافتہ علاقوں کو بھی زیادہ ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کی کوشش کی جائے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے فرق ایک ہی پنجسالہ منصوبے کے عرصے میں دور نہیں ہو سکتے۔ دوسرا پنجسالہ منصوبہ اس مقصد کی راہ میں صرف ایک قدم آگے خیال کیا جا سکتا ہے ——— تاہم یہ کوشش کی جائیگی۔ کہ پسماندہ علاقوں میں فی کس آمدنی کے بڑھانے کی رفتار مقابلتاً ترقی یافتہ علاقوں سے زیادہ ہو جائے۔ مگر اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ یکسانیت حاصل کرنے کی خاطر دُھن میں ہم اپنے محدود وسیلوں کو بہترین طریقے پر استعمال کرنے سے قاصر رہیں۔

روزگار کا مسئلہ کسی ملک کے لئے ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ پاکستان میں بے روزگاری نے دو صورتیں اختیار کر رکھی ہیں۔ ایک تو یہ کہ بہت سے لوگوں کو کوئی بھی روزگار حاصل نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ لوگ کام میں تو لگے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ کام اُن کا پورا وقت یا استعداد استعمال میں نہیں لا رہا۔ یہ دوسری صورت ہمارے دیہاتی علاقوں میں عام پائی جاتی ہے۔ اکثر کاشتکاروں کے پاس زمین بہت کم ہوتی ہے۔ اور کام کرنے والے نسبتاً زیادہ۔ جس زمین سے دو کام کرنے والے پوری پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔ اس پر تین کام کرنے والے موجود ہیں۔ گویا ہر ایک کی کام کرنے کی استعداد بقدر ایک تہائی ضائع کی جا رہی ہے۔ جوں جوں آبادی بڑھتی ہے۔ اس قسم کی بے روزگاری اور بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اس کا علاج آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار کم کرنے کے علاوہ ایک تو یہ ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ رقبہ زیرِ کاشت لایا جائے اور دوسرا یہ کہ زراعت کے علاوہ اور قسم کے روزگار بھی مہیا کئے جائیں۔ مثلاً صنعت کو ترقی دیکر پہلے پنجسالہ منصوبے میں اندازہ لگایا گیا تھا کہ پانچ سال کے عرصے میں آبادی بڑھنے کی وجہ سے کام کرنے والوں کی تعداد میں ۲۰ لاکھ کا اضافہ ہوگا۔ منصوبے کے مطابق ان ۲۰ لاکھ افراد کو روزگار مہیا کرنے کا انتظام کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس طرح جو بے روزگاری منصوبے کے شروع ہوتے وقت موجود تھی۔ اُسے کم کرنے کا خیال نہیں کیا گیا۔ منصوبے کے دوران میں ایک طرف آبادی اندازے سے زیادہ بڑھی اور اس طرح کام کرنے والوں کی تعداد بھی ۲۰ لاکھ سے زائد بڑھی۔ اور دوسری طرف منصوبہ اپنے مقاصد حاصل کرنے میں بڑی حد تک قاصر رہا۔ اس طرح بے روزگاری کا مسئلہ اور بھی سنگین صورت اختیار کر گیا۔ دوسرے پنجسالہ منصوبے کے عرصے میں اندازہ ہے کہ کام کرنے والوں کی تعداد میں ۲۵ لاکھ لوگوں کا اضافہ ہوگا۔ اس منصوبے کے مطابق کوشش یہ کی جائیگی کہ ۳۰ لاکھ نئے روزگار مہیا کئے جائیں ۲۵ لاکھ نئے پیدا شدہ کام کرنے والوں کے لئے اور پانچ لاکھ موجودہ بے روزگاروں کے ایک حصے کیلئے۔ اس طرح یکے بعد دیگرے پانچ سالہ منصوبوں کے ذریعے کوشش یہ کی جائے گی۔ کہ ملک کے سب کام کرنے والوں کو اُن کی استعداد کے مطابق کام مہیا ہو جائیں

دو اور مقاصد کی طرف صرف میں اشارہ ہی کرونگا۔ ایک تو یہ کہ نئے منصوبے میں یہ کوشش کی جائیگی کہ کم از کم ہم اپنی تجارت سے اس قدر غیر ملکی روپیہ کما سکیں۔ جسکی بدولت ہم اپنی درآمد کی وہ ضروریات پوری کر سکیں۔ جو روز مرّہ کی ضرورت سے تعلق رکھتی ہیں۔ تاکہ تمام غیر ملکی امداد ترقی کے کاموں پر صرف ہو سکے۔ دوسرے معاشرتی بہبود کے کاموں کی طرف خاص طور پر توجہ دی جائیگی۔ مثلاً تعلیم، صحت۔ عوام کے لئے مکانوں کی تعمیر وغیرہ۔ یہ کوشش بھی کی جائیگی کہ جہاں تک ممکن ہو سکے مختلف طبقوں کی آمدنیوں میں ایک حد سے زیادہ فرق نہ ہونے پائے۔

(بشکریہ ریڈیو پاکستان)

روس کسی وقت بھی سارے برصغیر پر چڑھائی کر سکتا ہے

افغانستان میں روسی تعمیرات پر صدر ایوب کا انتباہ

گوجرانوالہ ۱۲ دسمبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے گوجرانوالہ کی سوال و جواب کی کانفرنس میں ایک شخص کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ افغانستان میں روس کی امداد سے جو سڑکیں اور ہوائی اڈے تعمیر کئے جا رہے ہیں ان کی وجہ سے ایک معین وقت میں روسی اسلحہ اور روسی فوج پاکستان کی سرحد تک پہنچائی جا سکتی ہے

صدر نے کہا جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اس نے یہ ساری صورت حال حکومت افغانستان پر واضح کرنے کی کوشش کی ہے اور جب جنوری میں سردار نعیم خاں وزیر خارجہ افغانستان پاکستان آئے۔ ہم پھر انہیں اس خطرناک صورت حال سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن افغانستان کو کسی قسم کی تلقین کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہم صرف مشورہ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ ہم افغانستان کی دوستی کے طلبگار ہیں۔ لیکن ہمیں پاکستان کی حفاظت کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا کہ صرف پاکستان خطرے میں نہیں بلکہ بحر ہند تک پھیلا ہوا سارا علاقہ خطرہ میں ہے۔ ہو سکتا ہے روس کسی دن سارے برصغیر پر چڑھائی کر دے اور سمندر تک کا علاقہ خطرے میں پڑ جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے روس سمندر کی جانب بڑھے اور چین ملایا اور برما کی طرف پیشقدمی کرے۔

فولاد کا کارخانہ

گوجرانوالہ میں صدر پاکستان نے ایک سوال کے جواب میں کہا شروع میں ملتان میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔ لیکن اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانا ممکن نہیں رہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کالا باغ میں لوہے کی جو قسمیں ملی ہیں وہ ایک جیسی نہیں اس کے علاوہ لوہے کی کچی دھات سے الگ کرنے کی راہ میں بعض دشواریاں موجود ہیں ملتان کے لئے لوہے کی یہ کچی دھات بہت دور سے لانا پڑتی۔ جس کی وجہ سے زیادہ اخراجات برداشت کرنا پڑتے اور یہ کارخانہ پاکستان کے لئے سفید ہاتھی ثابت ہوتا۔ ان مشکلات کی وجہ سے ملتان کے بجائے کراچی میں لوہے اور فولاد کا ایک چھوٹا کارخانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں لوہے کی درآمد ہونے والی کچی دھات کی تحقیقات جاری رکھی جائے گی۔

کراچی سے پشاور تک صدرِ مملکت کا تاریخی دورہ (بقیہ صفحہ اول)

جن کے لئے زندہ ہوں ہمارے ملک میں کام کرنے والوں کی کمی نہیں اور اتنی عمدہ صلاحتیں رکھنے والے انسانوں کی مساعی سے پاکستان انشاء اللہ زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کرتا رہے گا اور ہمارا ہر قدم آگے ہی کی جانب بڑھے گا "پاک جمہوریہ زندہ باد - پاکستان پائندہ باد"

اس سے پہلے چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے صدرِ مملکت نے اس توقع کا اظہار کیا کہ بنیادی جمہوریتوں کے لئے عوام بہترین نمائندے منتخب کریں گے آپ نے کہا کہ یہ انتخابات اگلے چند ہفتوں میں مکمل ہو جائیں گے اور اس کے بعد ہم پوری دلجمعی کے ساتھ ملک کی تعمیر نو کے کام میں مصروف ہو سکیں گے

آپ نے کہا کہ پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کا جو تجربہ ہو رہا ہے۔ اس میں دوسرے ممالک گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور ان کا خیال کہ یہ تجربہ ان کے مسائل کا حل بھی پیش کر سکے گا

صدر نے اخبارات سے اپیل کی کہ وہ اس تجربے کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر صدر کا استقبال کرنے والوں میں وزیر بحالیات لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب اور دوسرے اعلیٰ سول اور فوجی حکام شامل تھے - صدر اتنے طویل سفر کے باوجود خوش و خرم اور چاق چوبند نظر آتے تھے

"پاک جمہوریت سپیشل ٹرین" نے اس سات روزہ دورے پر ڈیڑھ ہزار میل کا سفر طے کیا۔ اس کی آخری منزل پشاور تھی اس دوران میں صدر نے ریلوے سٹیشنوں کے علاوہ پندرہ مقررہ جلسوں میں پندرہ لاکھ افراد سے خطاب کیا ہر جگہ آپ کی تقریر کا لب لباب یہی تھا کہ عوام بنیادی جمہوریتوں کے لئے دیانت دار لائق اور محنتی نمائندے منتخب کر کے اس تجربے کو کامیاب بنائیں۔ صدر نے سوال و جواب کے تیرہ جلسوں سے بھی خطاب کیا اور تقریباً چار سو سوالوں کے جوابات دئے۔ ٹرین میں اسّی کے لگ بھگ ملکی اور غیر ملکی اخباری نمائندے بھی صدر کے ہمراہ تھے۔

رات کو ختم کیا جا سکتا ہے

ویانا ۲۲ دسمبر ایک روسی انجینئر ولنتائن چیرنکوف کا نظریہ ہے کہ سطح سمندر سے ڈیڑھ ہزار کیلو میٹر کی بلندی پر خاک کے جن چھوٹے چھوٹے ذرات کے حلقوں نے کرۂ ارض کو گھیر رکھا ہے۔ ان کی مدد سے کرۂ ارض کے لئے سورج کی توانائی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس نظریہ کو ماسکو ریڈیو سے نشر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ خاکستر کو اس بلندی تک پہنچانے کے لئے نہایت طاقتور کاسمک راکٹوں کی ضرورت ہوگی۔ اس کام کے لئے بین الاقوامی تعاون لازمی ہوگا۔ کیونکہ خاک کے حلقے دنیا کے بعض حصوں میں رات کو بہت ہی مختصر کر دیں گے اور بعض حصوں میں سورج کبھی غروب ہی نہ ہوگا۔

مسجد مبارک ربوہ میں جلسہ سالانہ قادیان کے ایمان افروز حالات پر

ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کا لیکچر

ربوہ ۲۲ دسمبر:- کل مورخہ ۲۱ دسمبر کی شام کو نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مکرم مولنا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جلسہ سالانہ قادیان کے ایمان افروز حالات احسن پیرائے میں بیان کئے۔ دیارِ حبیب کے حالات سننے کے لئے اہل ربوہ جلسہ میں بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی پورا وقت تشریف فرما رہ کر جلسے میں شرکت فرمائی۔ اور صاحبِ صدر کی درخواست پر آپ نے اجتماعی دعا بھی کرائی

ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے جلسہ سالانہ کے کوائف بیان کرنے کے علاوہ وہاں بیت الدعا، بیت الذکر مقبرہ بہشتی، مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں دعاؤں ذکر الٰہی نماز تہجد اور وہاں کے روحانی کیف سے معمور ماحول کا نہایت دلکش نقشہ احباب کے سامنے پیش کیا۔ جس کے زیر اثر سامعین پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی۔ اور وہ ان اذکارِ مقدس کو سن کر بے حد محظوظ ہوئے۔

درخواست دعا:- چوہدری غلام محمد صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی گرلز ہائی سکول صحابی و موصی مقیم چوبرجی لاہور بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم ان کو صحت کاملہ عطا کرے آمین۔ (محمد بوٹا دکاندار ربوہ)

خریداران "الفضل" کے لئے ضروری اطلاع

اخبار الفضل کے روزانہ خریداران کی چٹیں نئے سرے سے چھپ رہی ہیں۔ اگر کسی دوست نے اپنے پتہ میں کوئی درستی یا تبدیلی کروانی ہو تو وہ جلد از جلد دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔
(مینیجر الفضل ربوہ)